إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک کہ وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

عوام سے صر

خواص سے عہ

ہندوستان سے باہر ے

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲/

الحکم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰

قادیان دارالامان

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی جہا در قادیاں بینی | ایڈیٹر:- شیخ یعقوب علی تراب احمدی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۱۶ | قادیان دارالامان - ۱۴ دسمبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۳۸

حضرت خلیفۃ المسیحؓ کے تین رؤیاء جو خدا کے فضل سے پورے ہوئے

آپ نے دیکھا کہ "ہندوؤں کے گھر میں میری شادی ہوئی ہے۔ اس کی تعبیر یہ بھی ہے کہ ہندوؤں میں میرا روحانی اثر بھی پھیلیگا۔ پھر میری ساس نے مجھ سے کہا کہ فلاں مندر کی پوجا کر آؤ۔ میں وہاں گیا ہوں۔ دو بُت دیکھے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ الٰہی میں تو بچپن سے موحّد ہوں۔ اس شرک سے محفوظ رکھ۔ پھر میں نے استغفار پڑھنا شروع کیا۔ جس سے ایک بُت گر گیا۔ پھر دوسرے بُت کی طرف میری توجہ ہوئی۔ مگر استغفار سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تو میں نے لاحول پڑھنا شروع کیا۔ جب میں نے زور سے لاحول ولاقوۃ کہا تو وہ بھی گر پڑا۔ اس کے بعد شیطان کو میں نے دیکھا۔ جس کے ہاتھ میں چمٹا ہے اور وہ میرے سر پر وار کرنا چاہتا ہے۔ مگر میں نے جب لاحول پڑھا۔ تو وہ بھاگ گیا۔

اس کی تعبیر مجھے یہ سمجھائی گئی۔ کہ دہرم پال جس کی کتاب کا میں رد لکھ رہا تھا۔ عنقریب اس باطل کا بُت پاش پاش ہوجائیگا۔ چنانچہ اب اس نے اپنا عقیدہ ظاہر کردیا کہ میں وید کو کلام الٰہی نہیں مانتا۔

دوم۔ میرا ارادہ تھا کہ ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب کا جواب لکھوں۔ اس کے متعلق مجھے سمجھایا گیا کہ خدا خود ہی اس کے لئے سامان کریگا۔"

دوسرا خواب میں نے سلطان عبدالحمید کو دیکھا کہ ایک جھولدار چارپائی پر میلی توشک بچھی ہے اور وہ اُس پر بیٹھا دکن کی طرف مُنہ کئے رو رہا ہے اور کپڑا چاروں طرف سے سمٹا جارہا ہے اس کے ہاتھ میں ایک خالی گھڑی ہے۔ میں نے چاہا کہ بھر دوں۔ مگر بھری نہیں گئی ہے۔ تعبیر اس کی یہ سمجھائی گئی ہے کہ سلطان عبدالحمید کی سلطنت کے عمائد اچھے لوگ نہیں اور اس کا ملک کم ہوتا جارہا ہے۔ اور میں نے دعا کرنی چاہی۔ مگر توفیق نہ دی گئی۔"

تیسرا خواب دیکھا کہ "امام موسیٰ رضا کا قبہ ہے۔ اس کی مسجد میں نماز کے بعد متعے ہوتے ہیں۔ دو پیسے سے لیکر ۲۴ روپے تک اجرت مقرر ہے۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا۔ بڑھیا ہے اس کی چند یلے کے بال اُڑے ہوئے۔ جوئیں پڑی ہیں اور نہایت ہی گندہ۔ اس کے متعے کے متعلق میں نے کچھ گفتگو کی۔ اس کی تعبیر مشہد کی تباہی تھی۔ اور ان کی روحانی حالت پر مجھے مطلع کیا گیا۔ یہ دُنیا پرست اپنے آئمہ کی قبروں کو بھی نہیں بچاسکتے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ خواب بہت مدت ہوئی دیکھے۔ اور جیسا خدا نے چاہا۔ ان کو پورا کردیا۔"

مسیح نبی اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی دوراندیشی

"میں حیران ہوں کہ لوگ اگلے مجددوں کو تو مانتے ہیں جن میں کسی نے بھی کھل کر یہ دعوٰی نہیں کیا۔ کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے اور محض اس لئے مان لیا کہ ان میں کسی نے بہت سی کتابیں تصنیف کردیں۔ اور اس مجدد اعظم کا انکار کرتے ہیں جو جج نیرہ کے ساتھ آیا اور اس میں دوسرے مجددوں سے کئی باتیں بڑھکر ہیں۔ مثلاً یہ کہ خدا کی وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے اور اسے بطور حجت بارہا اعلان کرکے شائع کیا۔ پھر آنحضرت صلعم کے سالہائے نبوت سے زیادہ مدت گذر گئی۔ دوم۔ تمام مجددوں میں سے نبی اللہ صرف آپ ہی کے لئے احادیث میں آیا ہے۔ دیکھو مسلم۔ سوم آپ نے تمام مخالف اسلام مذاہب کی تردید قرآنی آیات سے کی اور اسلام کو تمام ادیان پر حسب پیشگوئی لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ غالب کردکھایا۔ تمام مجددوں سے بڑھکر آپ کی مخالفت ہوئی اور باوجود دشمنوں کے ناخنوں تک زور لگانے کے آپؑ کامیاب ہوئے اور ہزارہا مخلوق کو اپنا ہم خیال کرکے فوت ہوئے اور آپؑ کو ایک جماعت دی گئی جو اس عہد پر قائم ہے غرض آپؑ کی شان بہت اعلیٰ ہے اور آپؑ پر ایمان لانے کے سوا نجات نہیں۔

بہر حال جن لوگوں نے مانا۔ میں اُن سے مخاطب ہو کے کہتا ہوں کہ حضرت اقدس کے بہت سے الٰہی وعدے ہیں۔ جن میں صرف تمہاری غفلتوں سستیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے وقفہ پڑا ہوا ہے تمہیں چاہئے کہ اپنی حالتوں کو سنوارو۔ ورنہ پھر وہی حال ہوگا جو حضرت موسیٰ کی قوم کا ہوا۔ اُنہوں نے ایک حکم کو نہ مانا۔ خدا نے اُن ممالک کی فتح کو چالیس سال تعویق میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بھی اس اثنا میں فوت ہوگئے۔ غرض قوم کی بداعمالی کا خمیازہ نبی کو بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اگر وہ حضرت موسیٰ کی بات کو مان لیتے تو ضرور ضرور وہ علاقہ فتح ہوجاتا۔ میں تو تمہیں سنا رہا ہوں۔ دُنیا پرستی چھوڑ دو۔ تا وہ وعدے پورے ہوں۔ جو خدا نے اپنے مسیحؑ سے کئے اور یہ بھی یاد رکھو کہ جو اس لئے نبی کی مخالفت کرتا ہے کہ دُنیا حاصل کرے وہ ضرور دنیا سے بے نصیب رہتا ہے۔ دیکھو انصار میں سے کسی نے حضرت نبی کریم صلعم کے مال غنیمت کی تقسیم پر اعتراض کیا اور کہا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور اونٹ وغیرہ کسی اور دیئے جارہے ہیں۔ آپؐ نے ایک خیمہ میں سب انصار کو جمع کیا اور اس میں فرمایا کہ تم نے ایسا ایسا کہا تو اُنہوں نے عرض کیا۔ ہم میں سے نادان بچوں نے ایسا کہا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا جو احسان تم نے مجھ سے کئے ہیں۔ ان کا بدلہ تو "حوض کوثر" پر ملیگا۔ کسی شارح نے تو نہیں لکھا۔ مگر میں اس سے سمجھ گیا۔

دراصل اس سے کہنا تمہاری تیز زبانی اور بے ادبی کا جو مال دنیا کے لئے کیا یہ نتیجہ ہوگا کہ اب تم دنیا میں بادشاہی سے محروم رہو گے۔ دیکھو تم بھی دنیا سے ایسا پیار نہ کرو کہ خدا کو بھول جاؤ۔ اور دنیا میں ایسے منہمک نہ ہو جانا کہ مسیح اور اس کے جانشین کی بھی پرواہ نہ کرو تمہارے مقتدا نے جس کے طفیل تم مجھے بھی اپنا امیر کہتے ہو۔ تم سے عہد لیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اس عہد کی خلاف ورزی کر کے منافق نہ بنو خوش نہیں ہے۔ فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه بما اخلفوا الله ما وعدوه۔ بڑا نازک مقام ہے اس سے بچو۔"

ناظرین الحکم کو سال نو مبارک

۱۳۳۱ھ ہجری چڑھا۔ گو مسلمانوں میں مدت ہوئی۔ اسلامی تاریخوں کا رواج جاچکا عام خطوط میں تو انگریزی تاریخیں لکھتے ہیں اور معاملات میں اکثر بکرمی تاریخوں پر عملدرآمد ہوتا ہے۔ باقی والقمر قدرناہ منازل اور لتعلموا عدد السنین والحساب پر اور اسلامی امتیازات وخصوصیات کی مانند انا للہ پڑھ دیجئے حالانکہ چاند کی تاریخوں کے حساب میں جو مصالح وحکم تھے۔ وہ ان رواجی سنین میں ہرگز نہیں پائے جاتے خیر یہ تو لمبا قصہ ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالے اس سال کو ہمارے لئے حسنات دین و دنیا میں ترقی کا سال بنائے۔ آمین ثم آمین

اور جتنی قومیں دنیا میں ہیں۔ وہ سال نو پر خوشی مناتی ہیں۔ مگر مسلمانوں میں ایک فرقہ ہے۔ جو خلاف تعلیم اسلام نوحہ وزاری شروع کر دیتا ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو حلق پھاڑ پھاڑ کر کہتے تھے کہ قربانیاں نہ کرو۔ اور یوں شعائر اللہ کو مٹاتے ہوئے ان کا روپیہ ترکش ریلیف فنڈ میں دیدو وہ اب ایک پرزور تحریک کریں۔ اور اس اسراف بے جا سے ان لوگوں کو روکیں۔ اور یہی روپیہ ان

بھجوا کر اپنے دل کی آرزو پوری کرلیں۔

ٹریکٹ سیریز

حضرت امیرؓ نے تحریک کیسے مبارک وقت میں کی تھی۔ کہ اس کو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ سلسلہ کے نوجوان ٹریکٹ پر ٹریکٹ نکال رہے ہیں۔ اس کار خیر میں احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور نے بہت حصہ لیا ہے۔ نہایت حال میں وفات مسیح پر ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں نہایت جامع ومدلل طور سے اول مخالفین کے ان دلائل کا رد کیا گیا ہے۔ جو وہ حیات مسیح کے بارے میں دیتے ہیں۔ پھر وفات کی دلیلیں دی گئی ہیں۔ ۸ر سیکڑہ کے حساب سے احباب منگوا کر تقسیم کریں۔

ایک قدم اور بڑھو

گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کو دو گھنٹے نماز جمعہ کے لئے اجازت دی جائے۔ اس پر معاصر الہلال اخلاقی جرائت سے کام لیکر یہ نوٹ دیتا ہے کہ

"اس اشد ترین شکایت اسلامی پر سب سے پہلے کس طرف سے توجہ دلائی گئی تھی۔ یاد ہوگا کہ سب سے پہلے اس کی نسبت جناب مولانا حکیم نور الدین صاحب رئیس جماعت احمدیہ نے دربار دہلی کے موقعہ پر آواز بلند کی تھی۔ اور گو اس وقت اس پر توجہ نہیں کی گئی۔ لیکن بعد کو اکثر اسلامی مجالس اور علی الخصوص ندوۃ العلماء نے ایک رزولیوشن کی صورت میں پاس کیا۔ ہم جناب حکیم صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ ان کی آواز کارگر ہوئی۔ اور اگر مسلمان نماز پڑھیں۔ تو ان کے لئے اب کوئی عذر باقی نہیں رہا۔"

میں اپنے معزز ہمعصر سے استدعا کروں گا۔ کہ وہ ایک قدم اور بڑھیں۔ اور اس حقیقت کا اظہار دنیا پر کردیں۔ کہ سب سے پہلے میموریل بھیجنے کی تجویز امت مرحومہ کو راہ ہدایت دکھلانے والے اس کے دلی خیر خواہ۔ سلسلہ احمدیہ کے امام ہمام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی تھی۔ اس وقت اپنی ہی قوم کی طرف سے اس اشتہار کے ساتھ نہایت بے پرواہی کا سلوک کیا۔ لیکن نامہ جو بیج اپنے ہاتھوں سے بوتا ہے۔ وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ آخر کسی نہ کسی وقت اپنا پھل لاتا ہے۔ خدا وہ وقت بھی جلد لائے کہ قوم اپنے مصلح کو پہچانے اور اس کے آستانہ تبلیغ پر اپنا سر تسلیم خم کردے کہ سعادت دارین اسی میں ہے۔ ہم میں مولانا ابو الکلام جا ایک چبھتا ہوا فقرہ لکھ گئے ہیں۔ وہ واقعی دکھ کی بات ہے۔ مسجدیں تو بہت ہیں مگر آہ ان میں نمازی کوئی نہیں۔ پھر نماز جمعہ کے بارے میں تو ہمارے مولاناؤں نے ایسی ایسی شرائط لگا دی ہیں کہ اعتداء فی السبت کا پورا پورا نقشہ نظر آتا اس کا نتیجہ بھی دیکھ لو۔ آخر وہی ہوا۔ جو الذین اعتدوا فی السبت کا ہوا۔ کاش اب بھی کوئی سمجھے اور اس وعید سے ڈرے واذ تاذن ربک لیبعثن علیهم الی یوم القیمة من یسومهم سوء العذاب ان ربک لسریع العقاب وانه لغفور رحیم

ایک قرآن مجید چھاپنے کی ضرورت

ہرچند اذا الصحف نشرت کی پیشگوئی کے ماتحت جو مسیح موعود کے زمانے سے مخصوص تھی۔ مطابع کی کثرت ہے اور قرآن مجید بھی رنگا رنگ کے نظر آتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ کام بعض نااہلوں کے ہاتھ میں بھی چلا گیا ہے

اس لئے صحت کا انتظام و اہتمام بہت کم ہے۔ پس ضرورت ہے کہ صدر انجمن احمدیہ اپنی نگرانی میں ایک قرآن مجید خوشخط اور صحیح چھپوائے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے بھی ایک دفعہ فرمایا تھا کہ میری آرزو ہے کہ ایک قرآن مجید صحیح اور خوشخط چھپے اور اس کے حواشی پر مشکل لغت کل حل ہو۔

اس پاک ارادے کی تکمیل کے لئے مقبرہ بہشتی کا مطہر مال لگایا جائے تو بہت اچھی بات ہے کیونکہ اس میں حضرت اقدسؑ کے ایک ارشاد کی تعمیل بھی ہو جائیگی۔ جو یہ ہے۔

"انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا اُس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ روپیہ خرچ کرے اور **ان اغراض میں سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی** اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ ترقی دے"

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اشاعت اسلام میں بڑھ بڑھ کر قدم ماریں۔

حضرت امیر المومنین کا ایک خط

مکرم معظم! السلام علیکم۔ گرچہ خوردیم نسبتے است بزرگ۔

یہ خاکسار قریشی فاروقی ہے۔ میرا سلسلہ نسب حضرت عمرؓ سے پھر حضرت شعیب سے ملتا ہے۔ جو کابل سے پشاور اور وہاں سے لاہور پھر قصور پھر کھتے وال علاقہ بہاولپور میں مقیم ہوئے۔ قاضی عبدالرحمٰن شاطر مدراسی۔ بابا نانکی مقیم باغستان آئی سلسلہ کے ممتاز ہیں۔ حضرت فرید شکر رحمۃ اللہ کے والد اور میرے جد امجد دونوں حقیقی بھائی تھے۔ یہ قصہ طویل ہے۔ بھیرہ ضلع شاہ پور میرا وطن تھا۔ وہاں صدیقی قریشیوں کا ایک بڑا محلہ ہے۔ د۔ نورالدین

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آجکل دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ احمدیوں کے لئے موجب عبرت تو ضرور ہے البتہ باعث تعجب نہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے نبیؑ کے مُنہ سے ان حوادث کے بارے میں بہت کچھ سُن چکے ہیں۔ آپؑ کے رسالہ الوصیت میں مندرجہ ذیل عبارت ہے:۔

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اُترینگی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائینگی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئینگی"

پھر فرماتے ہیں:۔

"حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دُنیا میں موت دامن پھیلائیگی۔ اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ پھر وہ جو توبہ کرینگے۔ اور گناہوں سے دستکش ہو جائینگے۔ خدا ان پر رحم کرے گا"

ان زلازل کو اگر تم دیکھنا چاہو۔ تو ذرا طرابلس اور پھر اب بلقان کی سرزمین پر نظر کرو۔ اور خدا کی جناب میں جُھک جاؤ۔

پھر انہی۔ ملکی و قومی تغیرات اور ان کی اصلی وجوہات کا علم حاصل کرنا ہو۔ تو آپ کے الہامات دیکھو۔ جنہیں بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ تاریخ وار جمع کر کے چھپوانے کی تیاری ہو چکی ہے اور کاتب لکھ رہا ہے۔ چند الہامات ناظرین الحکم کے غور و فکر کے لئے لکھے جاتے ہیں:۔

۲ جنوری ۱۹۰۶ء۔ وھم من بعد غلبھم سیغلبون اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہونگے۔

(۲) "واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک اور یا تو تجھے بعض باتیں دکھا دیں گے۔ جو وعدہ کی گئی ہیں یا تجھے وفات دیں گے"

۱۸ جنوری ۱۹۰۶ء "یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے وہ وعدہ ٹلیگا نہیں۔ جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں"

یہ وقت غفلت میں پڑے رہنے کا نہیں بلکہ مومنوں کو چاہئے کہ توبہ و استغفار و انابت الی اللہ میں بڑھیں اور دُعاؤں میں لگ جائیں کیونکہ دعا سے بڑھکر کوئی حربہ نہیں اور اگر کوئی سُکھ کی راہ ہے تو صرف دُعا۔ باقی ہیچ۔

ترک فریضہ

مسلمانوں پر آجکل کیوں ادبار و تنزل کی گھٹائیں چھا رہی ہیں اس کے اسباب دریافت کرنے کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود انہی کی تحریروں سے معلوم ہو سکتا ہے۔ دیکھئے ایک صاحب فرماتے ہیں:

"یہ وقت اسلام پر ایسا ہے کہ مسلمان اپنے کپڑے بیچ ڈالیں اور اسلام کو بچائیں۔ **فرض نماز کو ترک کر دیں**۔ اور وقت اسلام کو قرضہ دینے کے لئے چندہ جمع کرنے میں خرچ کریں۔ یہ وقت جو قرضہ دینے کا روپیہ وصول کرنے میں صرف ہوگا۔ ہزار درجہ وظیفہ پڑھنے سے افضل ہے"

"ہمیں صرف اپنے مذہب کی گرتی ہوئی دیوار کے بچانے سے مطلب ہے۔ اور اگر اس وقت ذرا بھی ہم نے غفلت کی۔ تو سمجھو کہ

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب"۔

یہ مذہب کی گرتی ہوئی دیوار جس طرح بچ سکتی ہے وہ بھی اس فیلسوف مضمون نگار نے بتا دیا ہے یعنی یوں کہ "مسلمان فرض نماز کو ترک کر دیں" اور چندہ جمع کرتے پھریں۔ شرم! شرم!! اس بندہ خدا نے یہ نہ سوچا۔ کہ جب کفر و اسلام کی امتیاز کرنے والی چیز نماز ہی کو ترک کر دیا۔ تو پھر وہ مسلمانی کونسی ہے جو باقی رہ گئی۔ جس کے قیام کے لئے چندہ کیا جائے گا۔

سلسلہ احمدیہ سے تنفر

باوجود اس بات کے کہ ہم عرصہ تیس سال سے اپنے عقائد کا اعلان کر رہے ہیں مگر ملاؤں نے کچھ ایسے مغالطے دے رکھے ہیں کہ سیدھے سادھے بھولے بھالے مسلمان گمراہ ہو رہے ہیں اس خط سے معلوم ہوگا کہ یہ لوگ ہمیں کیا سمجھتے ہیں اور پھر با ایںہمہ ہم سے استدعا کی جاتی ہے کہ ہم ان کے ساتھ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔

"جناب میں مرزا نہیں ہوں اور نہ میں یہ خط پڑھنا چاہتا ہوں۔ اور میری مذب (مذہب) حضرت امام آذم (اعظم) صاحب کا مذب (مذہب) رکھتا ہوں اور میں حضرت محمد صاحب کا ماننے والا ہوں۔ میں مسلمان ہوں مرزائی نہیں ہوں"

اس شخص کو جو تعلیم دی گئی ہے اُس کے مطابق روئے زمین پر اگر کوئی کافر قوم ہے۔ تو احمدی۔ خدا اُمت مرحومہ کے افراد کی آنکھیں کھولے اور اُنہیں حق اپنی اصلی شان میں نظر آئے۔

اشاعت عیسائیت

دو ڈاکٹر ہیں۔ وہ ہندوستان میں دورہ کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی سٹوڈنٹوں میں نہائیت عجیب طریق سے اپنے مشن کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ لاہور میں ان کا لیکچر ہوا۔ پہلے انہوں نے بتایا۔ کہ طلباء اجکل دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں پھر بتایا کہ اس دلدل سے نکلنے کے لئے ایک چٹان کی ضرورت ہے اور پھر یہ بتایا کہ یہ چٹان مسیح ہے۔ مسلمانوں کو ان حالات سے متاثر ہو کر اپنے دین کی اشاعت میں سرگرم ہونا چاہیئے۔

تنزل کے اسباب

جناب اقبال کی شاعری کا پایۂ بہت بلند ہے اور وہ ایک معنی آفرین طبع خداداد رکھتے ہیں۔ ان کے اشعار میں ایک خاص درد ہوتا ہے۔ حال میں اُنہوں نے ایک نظم ایک جلسہ میں پڑھی ہے۔ جس کے چند بند ایک احمدی کے خیالات کی تصویر ہے۔ اس نظم کو پڑھکر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جو باتیں اس سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں سے کہیں تو انہوں نے بُرا منایا۔ وہ اب خود ہی وہی باتیں اپنے اوپر چسپاں کر رہے ہیں اور جن باتوں سے پہلے بھڑک اُٹھتے تھے۔ اب ان کے قائل ہوئے جاتے ہیں۔

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں\
اُمتی باعث رسوائی پیغمبر ہیں\
بُت شکن اُٹھ گئے باقی جو رہے بُت گر ہیں\
تھا ابراہیم پدر اور پسر آذر ہیں

کہیں تہذیب کی پوجا کہیں تعلیم کی ہے\
قوم دُنیا میں بھی احمد بے میم کی ہے

کشور ہند میں کلیہ ناکام کا بُت\
عربستان میں شفاخانہ اسلام کا بُت\
اور لندن میں عبادت کدہ عام کا بُت\
لیگ والوں نے تراشا ہے بڑے کام کا بُت

بادہ آشام نئے۔ بادہ نیا۔ خم بھی نئے\
یعنی کعبہ بھی نیا۔ بُت بھی نیا۔ تم بھی نئے

شور ہے ہو گئے دُنیا سے مسلمان نابود\
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود\
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود\
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو\
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے\
نشۂ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے\
ہے عیاں یورش تاتار کی افسانے سے\
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

کشتیٔ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے\
عصر نو رات ہے دھندلا سا ستارا تو ہے

دُنیا ظہور مہدی کے لئے بیقرار ہے

مفصلہ ذیل اشعار شیعہ کانفرنس پٹنہ میں پڑھے گئے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ دنیائے اسلام ظہور مہدی کیلئے بہت بیتاب ہو رہی ہے احمدیوں کے لئے موقعہ ہے کہ وہ ان منتظرین امام الزمان کو مژدہ سُنائیں کہ آنیوالا آچکا مبارک ہیں جو اس پر ایمان لائیں۔

نزع کا وقت ہے اسلام ہے دستور ہے کہ نہیں\
صف ماتم پہ کوئی خاک بسر ہے کہ نہیں\
بارہویں چاند امامت کے نکل آ جری\
دوش پہ حفظ الٰہی کی سپر ہے کہ نہیں\
جس کا ہر قطرہ ترے عشق کا دم بھرتا تھا\
خاک تبریز اُسی خون سے تر ہے کہ نہیں\
علماء دار پہ کھینچے گئے عاشور کے روز\
تلخ اس نخل مظالم کا ثمر ہے کہ نہیں\
ہلچل اسلام کی دُنیا کے ہر اک گوشہ میں\
ہر دل خیر طلب زیر و زبر ہے کہ نہیں\
بار آتھا شب یلدا کے سیہ خانے میں\
حاجت جلوۂ انوار قمر ہے کہ نہیں\
کاش اُٹھے پردہ غیبت کہ ہوں آنکھیں روشن\
شب فرقت کی خدا جانے سحر ہے کہ نہیں

اس ہفتہ کی تحریکیں

حضرت امیر المومنینؓ نے ہفتہ زیر اشاعت

میں فرمایا کہ سورہ یوسف پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علم الرویاء بھی ایک بڑا علم ہے۔ خوابیں کافر کی بھی ہوتی ہیں۔ مومن کی بھی۔ یہ علم اللہ تعالیٰ اپنے بعض انبیاء کو دیتا ہے۔ اور ان سے ورثہ میں علماء امت محمدیہ کو بھی پہنچا ہے۔ چنانچہ پہلے مسلمانوں نے اس فن پر بہت عمدہ کتابیں لکھی ہیں۔ کامل التعبیر اور تعطیر الانام مجھے بہت پسند ہیں۔ آجکل نئی روشنی کے تعلیم یافتہ اور جنٹلمین تو خوابوں کو پریشان خیالات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ مگر ہمیں ایسی بے ادبی نہیں کرنی چاہئے۔ خواب تو نبوت کا جزو ہیں۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے۔ جو جو خواب اُن کو آئے۔ وہ مختصر طور پر ان کو لکھ لیا کریں اور پھر جو تعبیر اللہ تعالیٰ سمجھائے یا دکھلائے اُسے بھی نوٹ کر لیا کریں۔ اس طرح پر ایک وقت ایسا آئیگا کہ اس فن میں ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکیگی ہم سے پہلوں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا۔ لیکن اب کئی چیزیں ایسی نکل آئی ہیں۔ جو پہلے موجود نہ تھیں۔ اس لئے ان کی تعبیر ان کتابوں میں نظر نہیں آتی۔ مثلاً خواب میں کوئی موٹر کار دیکھے یا ہوائی جہاز یا ایسی اور ایجادیں۔ ایسے خوابوں کی تعبیریں تجارب کی بنا پر سمجھ میں آجاتی ہیں۔

۲- دوسری تحریک آپ نے یہ فرمائی کہ مال غنیمت کی تقسیم کے لئے جو اللہ اور رسول کا حق ہے اس کا مصرف اس زمانے میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی صفات۔ اس کے افعال۔ اس کے اسماء۔ اس کے کلام پاک کی اشاعت پر رسالے اور ٹریکٹ لکھے جائیں اور رسول کا جو حصہ ہے۔ اسے حدیث شریف کی اشاعت اور آپ پر۔ آپ کے نواب پر جو اعتراضات ہوتے ہیں۔ اُن کے جواب پر خرچ کیا جائے۔

۳- آپ کے درس قرآن میں بہت بڑی تعداد مستورات کی ہوتی ہے اس میں غیر احمدی عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ آپ نے مستورات کی درخواست پر اُن کی بیعت لی تاکہ ایسی بی بیوں کے لئے خصوصیت سے دعائیں ہوں اور حضور کو علم ہو جائے کہ کون کون بی بی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہے۔ حضرت ام المومنینؓ کو فرمایا کہ ان کی فہرست تیار کرا دیں۔

۴- آپؓ نے ایک نہایت درد سے بھری ہوئی تقریر میں فرمایا کہ میں کسی گندہ شخص یا ایسے لڑکے کا ہرگز ہرگز حامی نہیں۔ اور ایسوں کے لئے ہمارے مہتمموں پر کوئی بے جا دباؤ نہیں ڈالتا اور میں پسند نہیں کرتا کہ ایسے لوگ باوجود اصلاح کا موقعہ کئی بار دیئے جانے کے پھر بھی مصلحین میں ملے جلے رہیں۔ اموال کے متعلق فرمایا کہ میں بڑا محتاط ہوں۔ اپنی محنت سے جو کماتا ہوں۔ وہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہوں۔ کبھی کسی قسم کی بدگمانی کو راہ نہ دو۔ کہ میرا تمہارا رشتہ بہت نازک ہے۔ الغرض آپ کی توجہ عالیہ جماعت کی اصلاح کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پیر فرزانہ کے نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہم صحیح اور سچے معنوں میں وآخرین منھم میں داخل ہوں۔ آمین یا رب العالمین۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

یہ آیت الحکم کے سرورق پر درج کی جاتی ہے۔ ملک بھی انعام الٰہی سے ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا (اور یاد کرو اللہ کی نعمت جب تم میں انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا) اب اس نعمت کا زوال بے وجہ نہیں بلکہ اس قانون کے ماتحت ہے جو اس نوٹ کا عنوان ہے۔ یعنی ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علیٰ قوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم وان اللہ سمیع علیم (اللہ کسی نعمت کو بدلنے والا نہیں جو وہ کسی قوم پر کرے۔ جب تک کہ وہ اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جس پر وہ انعام ہوا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔) ایسے کام بے وجہ نہیں کرتا۔ صرف چند سالوں میں ٹرکی سے کس قدر صوبے جاتے رہے مفصلہ ذیل فہرست سے معلوم ہوگا۔ اس زمانے کی سب سے بڑی نعمت تو مسیح موعود تھا۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

ٹرکی کے بہت سے صوبے جو ایک ایک کر کے آزاد ہوتے گئے ہیں۔ اُن کی کیفیت یہ ہے کہ یونان ۱۸۹۰ء میں خود مختار سلطنت بن گیا۔ الجیریہ پر ۱۸۳۰ء میں فرانس نے قبضہ کیا۔ جو اب فرانس کا ایک صوبہ ہے۔ سرویہ نے ۱۸۳۰ء میں خود مختار سلطنت ہونے کا اعلان کیا۔ ۱۸۷۸ء میں خود مختار ریاست اور ۱۸۸۲ء میں خود مختار سلطنت ہونے کا اعلان کیا۔ رومانیہ نے ۱۸۶۲ء میں آزادی لی۔ ۱۸۷۸ء میں خود مختار ریاست اور ۱۸۸۱ء میں سلطنت ہونے کا اعلان کیا۔ بوسینیہ اور ہرزیگوینہ پر آسٹریا نے ۱۸۷۸ء میں قبضہ کر کے ۱۹۰۸ء میں اُن کا الحاق کر لیا۔ بلغاریہ ۱۸۷۸ء میں خود مختار ریاست اور ۱۹۰۸ء میں سلطنت بن گیا۔ مشرقی رومانیہ کو ۱۸۷۸ء میں انتظامیہ خود مختاری ملی اور ۱۸۸۵ء میں اس کا بلغاریہ نے الحاق کر لیا۔ ٹرکی نے ۱۸۷۸ء میں جزیرہ قبرص انگلستان کو دیدیا۔ ٹیونس کو فرانس نے ۱۸۸۱ء میں محفوظ ریاست قرار دیا۔ مصر پر ۱۸۸۲ء میں انگریزوں نے قبضہ کر لیا۔ جزیرہ کریٹ کو ۱۸۹۸ء میں انتظامیہ خود مختاری عطا ہوئی۔ اور اب وہ یونان میں اپنے الحاق کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ طرابلس پر اٹلی نے ۱۹۱۱ء میں قبضہ کر لیا طرابلس کا اٹلی الحاق کر چکا اور بلقانی ریاستیں ٹرکی کے یورپین علاقہ کا بہت بڑا حصہ آزاد کرنے کے لئے ٹرکی سے برسر پیکار ہیں۔

دارالامان کا ہفتہ

الحمد للہ کہ ہمارے امیر سلمہ رب القدیر اچھے ہیں حضرت حاجی جزائری والا تبار کے نوازش نامہ کا انتظار ہے غالباً مدینہ منورہ سے آئے اللہ تعالیٰ اس العالم نوجوان کا حامی و ناصر اور رفیق طریق ہو۔

جلسہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ۲۵-۲۶-۲۷ تاریخیں ہیں احب

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترکی چندے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

"میں نے سُنا ہے کہ تم لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ترکی چندے کے متعلق میں نے کوئی قول فیصل نہیں دیا۔ یہ تمہاری نافہمی ہے۔ میں کھول کر سُناتا ہوں" کہ "ہر نیک کام میں چندہ دینے کو میں اچھا سمجھتا ہوں ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی میں بھی میں آپ چندہ دینا چاہتا ہوں لیکن بعض معاملات مجھے معلوم نہیں ہوتے اس لئے ان میں معذور ہوں۔ تمہارا خیال ہوگا کہ میں چپ بیٹھا ہوں ہرگز نہیں۔ دیکھو میں نے بہت کوشش کی۔ تاکہ مجھے یہ معلوم ہو سکے کہ غریب مسلمانوں کا روپیہ ضائع نہ ہو۔ اور ترکی مجروحین کو پہنچ جانے کا ثبوت مل جائے۔ اس لئے میں نے کراچی۔ مدراس۔ کلکتہ۔ برہما۔ کولمبو قنصلوں کو ضروری خطوط لکھے۔ ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا۔ ہاں البتہ کولمبو والے نے اتنا جواب دیا کہ عبدالحمید ظالم تھا اب جو بادشاہ ہیں بڑے نیک ہیں۔ میرا بڑا جی چاہا کہ اگر ایک بھی اور گواہ ہو جائے مگر مجھے تو میسر نہ ہوا۔ البتہ اب تم اگر اس سے زیادہ تحقیقات کرکے اطمینان حاصل کر سکتے ہو کہ یہ روپیہ ترک مجروحین کو پہنچ جائیگا تو اس چندے میں حصہ لو۔ اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔ تم سے دو کروڑ مانگا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر چودہ کروڑ بھی دینے سے ایک مسلمان سلطنت بچ جائے تو پھر بھی یہ سودا سستا ہے۔ کشمیر کو قریباً کروڑ روپے سے ہندو راجہ نے مول لیا تھا۔ ترکی سلطنت اگر دو کروڑ سے بچتی ہے۔ تو خوشی کی بات ہے۔ میں نے مولوی محمد علی سے کہا تھا کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ نہایت پاک کلمہ ہے۔ ہر ایک نیکی میں۔ نیک کام میں۔ تقویٰ میں مدد کرنا چاہئے اگرچہ تاریخ میں میں نے نہیں سُنا کہ جب ہندوستان کے مسلمان غرق ہونے لگے تھے تو ترکوں نے کچھ ہماری مدد کی تھی اور کیا کچھ چندہ دیا تھا۔ لیکن ہم کو صرف اتنی سی بات سے نیکی کرنے سے نہیں رُکنا چاہئے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ نیک سلوک نہ کیا۔ لیکن یہ اطمینان ہونا ضروری ہے کہ چندہ وہاں پہنچتا ہے اور پھر وہ مجروحین ہی کی مرہم پٹی میں دیانت و امانت کے ساتھ خرچ ہوتا ہے۔

دوم۔ یہ کہ ریا و سمعہ سے نہ ہو۔ نہ تو اس سے طلب شہرت مقصود ہو۔ جیسا کہ میں آجکل یہ مرض پھیلا ہوا دیکھتا ہوں اور نہ اس میں کوئی اور ذاتی غرض ہو۔ سوم ماذا ینفقون کے جواب میں قل العفو فرمایا یعنی اپنی حاجات سے زیادہ۔ دیکھو! میں نے ابھی سُنا ہے کہ مدرسہ احمدیہ کے بہت سے بورڈر اس جاڑے کے موسم میں رات کو بغیر لحاف و توشک کے سوتے ہیں۔ تمہارا خیال ترکی چندہ تک تو جا پہنچا۔ مگر گھر کی خبر نہیں۔ ان کے لئے تم نے کیا انتظام کیا۔ ان کے منتظم سے میں نے پوچھا اُس نے کوئی معقول جواب نہیں دیا۔ یہ کہا کہ صدر انجمن کی طرف سے جواب ملا۔ گنجائش نہیں۔ ابھی گنجائش نہیں تو کیا تم نے چندہ کی فہرست کھولی۔ اگر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ تو پھر ان کو یہاں قید کیوں کر رکھا ہے۔ ملک خدا تنگ نیست۔ میں تو طالب علم کو روٹی کھلا دینا۔ بستر کا انتظام کر دینا سب سے ضروری سمجھتا ہوں۔ تم نے اس سے کوتاہی کی۔ اسی طرح سلسلہ کی ضرورتیں ہیں۔

اور یہ جو قربانیوں کی نسبت کہتے ہیں۔ قربانی چھوڑنا ہرگز جائز نہیں۔ یہ لوگ قسطنطنیہ سے ہی فتویٰ منگا لیں کیونکہ حالت تو وہاں کی نازک بیان کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے قربانیاں اُن کو چھوڑنی چاہئیں۔ پھر مکہ معظمہ میں کئی لاکھ قربانیاں ہوتی ہیں۔ پہلے وہ قربانیاں موقوف کراتے۔ مصر ہی سے فتوے منگالتے۔ ہم نے تو ترکی چندے کے متعلق مصر بھی خط لکھا مگر اس کا تشفی بخش جواب نہ آیا۔ دیکھو تم ایسی ایسی باتوں پر اختلاف نہ کیا کرو۔ میں ترکی چندے کا ہرگز مخالف نہیں۔ البتہ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہاں جو غریب ہیں۔ رات کو اوڑھنے کے لئے بھی نہیں رکھتے اور ہمارے پاس زخمی بھی آ جاتے ہیں۔ دیکھو۔ ابھی کل مولوی محمد علی کے ایک آدمی کو زخم لگا ہے۔ ان کے لئے تو تمہیں جوش نہیں آتا اور وہاں کے لئے جوش ہے۔ کیا اس میں کوئی ریا و سمعہ تو نہیں۔ یہاں تو فاقوں سے مر جائیں تمہیں فکر نہ ہو۔ اور ایسی جگہ کے لئے جہاں چندہ پہنچنے کا یقین بھی نہیں تم مجھ سے استفتار کرتے ہو۔ یہاں کی ضرورتوں اور یہاں کے مجروحوں کے لئے تمہاری جیبوں میں کچھ نہیں مگر باہر کے لئے ہے۔ مجھے تمہارے اختلافوں کی خبر سُن کر بہت دُکھ پہنچتا ہے۔ اور جب تم اس میں حد سے بڑھنے لگتے ہو۔ تو مجھے الزام دیتے ہو کہ میں قول فیصل نہیں دیتا۔ حالانکہ میں حق کہنے سے نہیں ڈرتا اور نہ کسی سے دبتا ہوں۔ اہل فقہ نے لکھا ہے کہ میں موم کی ناک ہوں اور خواجہ صاحب کے آنے سے پہلے مجھے فتویٰ دے لینا چاہئے۔ میں بارہا تم کو سُنا چکا ہوں۔ کہ میں تمہارے نذرانوں۔ تمہارے سلاموں۔ تمہارے اُٹھنے بیٹھنے کا ذرہ بھی محتاج نہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اور میں تم میں سے کسی کا بھی احسانمند نہیں۔ جسے یقین نہ ہو۔ وہ مقابلہ پر آ کر دیکھ لے۔

"اس اخبار کے مضامین کو
قاضی اکمل صاحب نے لکھا ہے"

آئینہ حق نما کی قدر دانی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے الحکم نمبر ۲۱ کا جواب لکھتے وقت اس خاکسار کی دعا سے مدد کی اور میں صدق دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ محض آپ کی دعا سے مجھے توفیق ہوئی۔ کہ اس کتاب کا مبسوط جواب میں ترتیب دے سکا۔ اب آپ نے کتاب مذکور کے جواب کو پسند فرما کر

۲۵ جلدیں

اپنی جیب سے خرید کر میری

اعانت

فرمائی جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

یہ قدر دانی میرے لئے ہمیشہ خوشی کا موجب رہیگی۔ اس لحاظ سے نہیں۔ کہ ۲۵ جلدیں بک گئیں۔ بلکہ اس لئے کہ میرے

آقا

نے میری حوصلہ افزائی کی یہ واقعہ اس تڑپ اور خواہش کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جو آپ کو حق کی اشاعت کے لئے ہے۔

ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اس کتاب کی متعدد جلدیں خرید کر مفت تقسیم کر دیں۔ امرتسری منکر نے اپنے رسالہ کا جو زہر ہزاروں کی تعداد میں تین مرتبہ چھاپ کر پھیلایا ہے اس کے دور کرنے کے واسطے اس رسالہ کی بہت سی کاپیاں مفت تقسیم کرنی چاہئیں۔ اگر احمدی انجمنیں جن میں سے بعض سیکڑوں جلدیں بھی شائع کر سکتی ہیں۔ بلا امتیاز و تفریق ہر انجمن دس دس جلدیں بھی خرید کر مفت شائع کرے۔ تو ایک ہزار سے زائد جلدیں شائع ہو سکتی ہیں یہ زمانہ اشاعت کی تکمیل کا تھا اس لئے اس سے غفلت کرنا ایک ناقابل عفو غلطی ہے احباب توجہ کریں۔

جن احباب نے متعدد جلدیں خرید کرنے کا پہلے وعدہ کیا تھا اس تحریر کے ذریعہ انہیں یاد دہانی کی جاتی ہے کہ وہ توجہ فرماویں۔

صحت کس طرح حاصل کرنا

[illegible]